رسمیں بھی اب پرائی "استعمال کرنا"، اور اغیار کے ایام عیش وطرب منانے کا مرض بھی قوم میں پوری طرح سرایت کرتا جارہا ہے، ویلنٹائین ڈے پر طوفان بداخلاقی وبدتہذیبی اسی کا ایک شاخسانہ ہے، ہر غیرت مند شخص اس پر شرمسار اور غضبناک ہے مگر جنہیں مداوا کرنا چاہئے ان کی توجہ اس طرف بالکل نہیں .... اس صورت حال پر محترم طیبہ ضیاء نے اپنے کالم میں جو کچھ لکھا ہے اسے اپنے قارئین کے لئے من وعن نقل کیا جاتا ہے۔

ویلنٹائن ڈے کے موقع پر مفکر پاکستان علامہ اقبال کی بہت یاد ستاتی ہے۔ان کی ہمارے ساتھ محبت اور ہماری ان کے افکار وخیالات کے ساتھ محبت کا عالم ہے کہ ویلنٹائن کا روز علامہ کی روح کو، ایصال ثواب پیش کرتے گزر جاتا ہے۔

نئے انداز پائے نوجوانوں کی طبیعت نے
یہ رعنائی، یہ بیداری، یہ آزادی، یہ بے باکی
تغیر آ گیا ایسا تدبر میں، تخیل میں
ہنسی سمجھی گئی گلشن میں غنچوں کی جگر چاکی

علامہ کو پاکستان کے ویلنٹائن ڈے اور نیوائیر نائٹ جیسے تہواروں کی بہت پہلے سے خبر تھی جس کی وجہ سے اکثر افسردہ رہتے تھے۔قائد اور علامہ نے مسلمانوں کو انگریزوں کی غلامی سے نجات دلانے کے لئے اپنی جوانیاں امراض اور مشکلات کی نذر کردیں، ملت کو ترقی کی راہ دکھائی مگر اس ملت نے انگریزوں کے تہواروں اور طرز زندگی کو ترقی سمجھا اور ترقی کے میدانوں میں بہت پیچھے رہ گئی۔ پاکستان میں ماں کا دن منایا جاتا ہے، محبت کا دن منایا جاتا، نئے سال کی رات منائی جاتی ہے مگر نہ ''ڈرون ڈے،، منایا جاتا ہے، نہ ''یوم رسوائی،، منایا جاتا ہے، نہ ''یوم دہشت گردی،، منایا جاتا ہے اور نہ ہی ''امریکہ سے نفرت،، کا دن منایا جاتا ہے۔جو قوم گورے کے تہواروں میں راحت اور سکون تلاش کرے، وہ قوم کبھی آزاد نہیں ہوسکتی۔ویلنٹائن کے وائرس نے پوری قوم کو اپنی لپیٹ میں لینا شروع کردیا ہے۔ڈینگی وائرس پر چیخ پا ہونے والا میڈیا، ویلنٹائن ڈے اور نیوائیر نائٹ جیسے وائرس کی تقویت کا باعث بن رہا ہے۔ویلنٹائن ڈے کی مسرتوں میں شامل ہونے کے لئے نوجوان محبت کرنے والیاں تلاش کرنا شروع کردیتے ہیں۔موبائل فون، ایس ایم ایس اور انٹرنیٹ نے تلاش

آسان اور سستی بنادی ہے۔ محبت کا پیغام عام کرنے والوں کا کہنا ہے کہ عوام خوشیوں سے محروم ہوتے جارہے ہیں، ویلنٹائن ڈے میں محرومیوں کی شفا ہے۔ پاکستان میں ویلنٹائن ڈے بے حیائی میں اضافہ ہے۔ ایک بیہودہ تہوار اور ٹی وی چینلز کی آپس میں وار ہے۔ ہم پاکستانی میڈیا کے شکر گزار ہیں جس کی وجہ سے پاکستانیوں میں محبت کے جذبات بیدار ہوئے وگرنہ ہمارے بزرگ ویلنٹائن ڈے کے طرز محبت سے محروم تھے۔ ہمارے بزرگوں کے دور میں بھی ویلنٹائن ڈے منایا جاتا تو ہماری ماؤں اور دادیوں نانیوں کو بھی اپنے شوہروں سے ''اظہار محبت،، کا شکوہ نہ رہتا۔ داداجان کے ہاتھ میں گلاب کا پھول ہوتا اور پوتے پوتیوں کی موجودگی میں دادی جان کو ''آئی لویو،، کہتے تاکہ اگلی نسلوں کو بھی یقین ہوجاتا کہ ان کے دادا کو دادی کے ساتھ سچی محبت ہے۔ کیا عجیب لوگ تھے، شرم وحیا کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے، دوسروں کی موجودگی میں ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھنے میں بھی عار محسوس کرتے تھے۔ ویلنٹائن کی مسرتوں سے محروم ہونے کے باوجود محبت اور وفا کا نمونہ تھے۔ طلاق سنگین جرم سمجھا جاتا تھا۔ اظہار محبت عمل سے کیا جاتا اور ادب سے نبھایا جاتا۔ ان کی سچی محبتیں ہی تھیں جس نے ماحول اور معاشرہ کو پاکیزہ اور پرسکون رکھا ہوا تھا۔ شرم وحیا پاکستانی ثقافت کا اہم اثاثہ تھا، آج اسے بھی بیچ دیا گیا۔ ویلنٹائن ڈے محبت کا دن نہیں بلکہ گورے کی ''اترن،، ہے۔ پاک وہند میں نفرتوں کا اصل سبب گوروں کی حکومت رہی، گورا تو چلا گیا مگر اپنی ثقافت، چمڑی اور زبان کا احساس کمتری چھوڑ گیا۔ پاکستانیوں کا نہ اب تشخص رہا، نہ زبان اور نہ ہی اپنی ثقافت رہی، کچھ ہندوستانی، کچھ عربی، کچھ مغربی، کچھ امریکی، کچھ افغانی، پاکستان مکس مصالحہ بن چکا ہے۔

یوں تو سید بھی ہو، مرزا بھی ہو، افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو، بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

مغربی تہواروں کا سرطان امیروں کے علاوہ متوسط طبقات میں بھی تیزی کے ساتھ پھیل رہا ہے۔ امریکہ جیسے مادر پدر معاشرے میں بھی اکثریت ان خرافات سے بیزار دکھائی دیتی ہے۔ مہنگائی اور بے روزگاری نے ضروریات زندگی مشکل بنادی ہے، لوگ خرافات سے عاجز آچکے ہیں۔ پہلے زمانوں میں اظہار محبت نہیں تھا مگر محبت اور وفا لازوال تھی جبکہ آج اظہار محبت ہے مگر سمجھوتہ اور ایثار وقربانی کا تصور ختم ہوچکا ہے۔ ''آئی لویو،، اور تحائف کو اس قدر اہمیت دی جانے لگی ہے کہ

اچھاخاصا شریف مرد بھی اپنی بیوی کے سامنے بھانڈ بن جاتا ہے۔تہواروں سے کاروبار چمکانے والوں کی اپنی نسلیں بھی تباہ ہورہی ہیں۔خوشی اور سکون فقط برکت میں ہے اور برکت معمولات زندگی کو صحت مند ماحول میں گزارنے سے آتی ہے۔جن گھروں میں سورج مایوسی لے کر طلوع ہوا اور اداسی کے ساتھ غروب ہوجائے،ان گھروں کے آنگن برکت اور سکون سے محردم ہوجاتے ہیں،نہ رشتوں میں الفت رہتی ہے اور نہ خوشیوں میں خلوص باقی رہتا ہے۔امریکہ میں مقیم پاکستانی کمیونٹی شاذونادر گوروں کے تہوار مناتی ہے۔پاکستان کے نجی چینلو نے مقابلے کی دوڑ میں پاکستانی معاشرے کو بے حیائی اور بے شرمی کے اس مقام پر پہنچادیا ہے جہاں ویلنٹائن نیوائیر نائٹ وغیرہ منانا ماڈرن ازم سمجھا جاتا ہے۔امریکہ میں ویلنٹائن ڈے کو معمول کا تہوار سمجھا جاتا ہے کہ یہاں کے گلی کوچوں میں شب وروز اظہار محبت ہوتا رہتا ہے۔پاکستان میں گوکہ اظہار محبت کے لئے کوئی رشتہ مخصوص نہیں مگر مردوعورت کے بیچ رومانوی محسوسات کو فروغ دینے کی شرمناک کوشش جاری ہے۔جس کو محبوب میسر نہیں اسے ویلنٹائن ڈے منانے کیلئے محبوب کی تلاش پر اکسایا جاتا ہے۔ویلنٹائن ڈے کی علامت سرخ رنگ ہے جبکہ لہو کا رنگ بھی سرخ ہے۔جن گھروں میں صف ماتم بچھی ہے وہ اپنے پیاروں کے لہو کی یاد میں آنسو بہارہے ہیں اور جو بھرپور زندگی گزارنے کا سبق دیتے ہیں وہ سرخ رنگ کے غباروں اور پھولوں سے دل بہلارہے ہیں۔پاکستانی میڈیا نے پاکستان کی نسلوں کو کنفیوز کردیا ہے۔بے سکون کردیا ہے۔آدھا تیتر آدھا بٹیر کردیا ہے۔کوے کو ہنس کی چال سکھائی جارہی ہے۔خوداعتمادی کی دھجیاں اڑائی جارہی ہیں۔علامہ نے فرمایا۔

اس دور میں سب مٹ جائیں گے ہاں باقی وہ رہ جائے گا
جو قائم اپنی راہ پہ ہے اور پکا اپنی ہٹ کا ہے

پاکستان کی نسلوں پر ظلم ہورہا ہے۔ثقافتی دہشت گردی ہورہی ہے۔پاکستانیوں کی اپنی کوئی پہچان رہی نہ عزت اور نہ وقار رہا،سیاسی طور پر تو بدنام ہوچکے ہیں،تہذیبی اور مذہبی اعتبار سے بھی معذور ہوتے جارہے ہیں۔علامہ فرماتے ہیں۔

اے بادِ صبا کملی ﷺ والے سے جا کہیو پیغام مرا
قبضے سے امت بیچاری کے دیں بھی گیا دنیا بھی گئی

☆عام کی تخصیص نیت کے ساتھ دیانۃ مقبول ہوتی ہے نہ کہ قضاء☆